Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم:۔ جمعہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱؍

۲۳؍ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۶ | ۱۲؍ فتح ۱۳۳۱ھش - ۱۲؍ دسمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹؍ دسمبر (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل بخار ہو گیا تھا۔ مگر آج نسبتاً آرام معلوم ہوتا ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۱؍ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

صوبہ سرحد میں دینیات کے اساتذہ کا تقرر

پشاور ۱۱؍ دسمبر۔ حکومت سرحد نے صوبہ کے سرکاری ہائی سکولوں میں اٹھائیس دینیات کے اساتذہ مقرر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اندر آں وقتیکہ دنیا پُر ز شرک و کفر بود
ہیچ کس را خوں نشد دل جز دلِ آں شہریار
ہیچ کس از خبثِ شرک و رجسِ بت آگہ نشد
ایں خبر شد جانِ احمدؐ را کہ بود از عشقِ زار

ترجمہ:۔ اس وقت جبکہ دنیا شرک اور کفر سے بھری ہوئی تھی۔ اس سرورِ عالم کے دل کے سوا اور کسی کا دل رنج اور غم سے پگھل کر خون نہ ہوا۔ کوئی شخص بھی شرک کی ناپاکی اور بت پرستی کی پلیدی سے واقف نہ ہوا۔ اس بات کا صرف احمدؐ کو پتہ لگا۔ جو عشق سے نڈھال تھا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

جب تک مسئلہ کشمیر کا تصفیہ نہیں ہو جاتا پاکستان اور ہندوستان میں حقیقی تعاون و اشتراکِ عمل ناممکن ہے

پاکستان کی بنیاد انصاف، امن اور مساوات کے اسلامی اصولوں پر ہے۔ برطانیہ کی پاکستان سوسائٹی میں خواجہ ناظم الدین کی تقریر

لندن ۱۱؍ دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین نے کل رات برطانیہ کی پاکستان سوسائٹی اور ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی داخلہ اور خارجہ پالیسی کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا۔ کہ پاکستان جمہوریت اور زیادہ سے زیادہ انفرادی آزادی کا قائل ہے۔ اسلام نے انصاف۔ مساوات اور امن قائم کرنے کے لئے جو اصول دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ پاکستان ان اصولوں کا علمبردار ہے۔ اسلامی اصول پاکستان کی عمارت کے بنیادی ستون ہیں۔ پاکستان میں رنگ۔ نسل اور ذات پات کی بنا پر کسی فرد کو کمتر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وہاں مکمل مذہبی آزادی ہے۔ اور اس بارے میں کسی قسم کا جبر و اکراہ روا نہیں رکھا جاتا۔ ایسا نظام جس میں فرد کی آزادی پر حرف آتا ہو۔ پاکستان اس کے خلاف ہے۔ اقتصادیات کے بارے میں اسلامی اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اسلام میں نہ سرمایہ داری کی گنجائش ہے۔ اور نہ مادہ پرست کمیونزم کی۔ اسلام انفرادی جدوجہد کی راہ میں روک نہیں بنتا۔ اور وہ نجی ملکیت کے حق کو جائز قرار دیتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں چاہتا۔ کہ ملک کی ساری دولت سمٹ کر چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے۔ اسلامی اصولوں پر عمل کرنے سے دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کا امکان نہیں رہتا۔

آپ نے کہا۔ کہ پاکستان ایشیا کی ایک مستحکم ترین جمہوریت ہے۔ اور اس نے قلیل عرصہ میں ان مشکلات پر قابو پا لیا۔ جن پر قابو پانا بادی النظر میں ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ پاکستان عالمی امن کو برقرار رکھنے۔ نسل و رنگ کے اختلافات کو ختم کرنے اور ان ممالک کو آزادی دلانے کے لئے جو استعماری طاقتوں کے جوئے کے نیچے پس رہے ہیں۔ برابر کوشش کرتا رہے گا۔ مسئلہ کشمیر کی طرف آتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ فوجی نقطۂ نگاہ سے پاکستان کو صدیوں سے زبردست اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ برصغیر پر شمال مغرب کی طرف سے جتنے بھی حملے کئے گئے۔ ان کے خلاف پاکستان ایک روک ثابت ہوا۔ لہٰذا یہ امر اشد ضروری ہے۔ کہ برصغیر کے تحفظ کی خاطر بھی پاکستان کو مضبوط ہونا چاہیئے۔ پاکستان سمجھتا ہے کہ ایشیا میں امن و امان قائم کرنے کے لئے اسے ہندوستان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ لیکن پاکستان اور ہندوستان کے درمیان حقیقی تعاون جب ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جب کشمیر کے مسئلہ کا پرامن طور پر تصفیہ ہو جائے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کی کلید ہی کشمیر کے مسئلہ کا حل ہے۔ جب تک اس مسئلے کا تسلی بخش حل

مراکش کی استقلال پارٹی اور کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی

رباط ۱۱؍ دسمبر۔ حکومت فرانس نے مراکش کی قوم پرست استقلال پارٹی اور کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اس سے پہلے استقلال پارٹی کے ممتاز لیڈروں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اور بارہ کمیونسٹ لیڈروں کو جلا وطن کر کے فرانس بھیج دیا گیا ہے۔ مراکش کے شہر کاسا بلانکا میں ایک ہزار سے زائد اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ غیر سرکاری اندازے کے مطابق اس وقت کاسا بلانکا اور اس کے گردونواح میں دس ہزار فوج موجود ہے۔ ادھر پیرس سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ فرانس اور مراکش کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ بالکل منقطع کر دیا گیا ہے۔ حکومت فرانس کے ایک ترجمان نے کل رات بتایا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مواصلات کا سلسلہ دوبارہ کب شروع ہو گا۔ ترجمان نے اس اقدام کی کوئی وجہ نہیں بتائی۔

وجہ حل نہیں ہوتا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان قطعاً دوستی نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ باہمی اور مشترکہ مفاد کے لئے حقیقی تعاون و اشتراک۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ ہم نے ہر اس قرارداد یا تجویز کو قبول کر لیا۔ جو اقوام متحدہ نے اپنے کمیشن یا نمائندوں کی وساطت سے پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ گذشتہ سال دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے اس تعطل کو ختم کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی تھی۔ ہم نے اسے بھی منظور کر لیا تھا۔ اس کے برعکس ہندوستان نے ہر قرارداد اور ہر تجویز کو مسترد کر دیا۔ خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ طلب امور اب اس قدر سادہ اور آسان ہو چکے ہیں۔ کہ کوئی شخص اب یہ باور ہی نہیں کر سکتا۔ کہ ان کو طے نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا۔ کہ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ سلامتی کونسل ایسے انتظامات نہ کر سکے جن کے ماتحت کشمیر میں آزادانہ استصواب ہو سکے۔ اور وہ ہندوستان کو بھی ان کے تسلیم کرنے پر مجبور نہ کر سکے۔

پنجاب اسمبلی میں سات غیر سرکاری بل پیش ہوئے

لاہور ۱۱؍ دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں غیر سرکاری کارروائی کا دن تھا۔ چنانچہ آج کے اجلاس میں سات غیر سرکاری بل پیش کئے گئے۔ ان میں حصول زرعی محال ہائے کبیر پنجاب۔ تحفظ و بحالی حقوقِ مزارعت، امتناع عصمت فروشی و انسداد گداگری اور انضباط جائیداد ملازمین عامہ پنجاب کے مسودہ ہائے قانون شامل ہیں۔ جناح عوامی لیگ پارٹی کے رکن سید شمیم حسین قادری نے قانون تحفظ عامہ پنجاب میں ترمیم کا بل پیش کرنا چاہا۔ لیکن ایوان نے اس کی اجازت نہ دی۔ آج کے اجلاس میں بعض التوا کی تحریکیں بھی پیش کی گئیں۔ جنہیں اسپیکر نے خلاف قاعدہ قرار دے دیا۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سید مصطفیٰ شاہ خالد گیلانی نے بعض اخبارات کے قابل اعتراض مضامین کے ضمن میں جن میں قائد ملت خان لیاقت علی خاں مرحوم پر شدید نکتہ چینی کی گئی تھی۔ تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ لیکن اسپیکر نے اس بنا پر کہ یہ مضامین ایک عرصہ سے چھپ رہے ہیں۔ اور ”فوری وقوعہ“ کی ذیل میں نہیں آتے۔ اس تحریک کو بھی مسترد کر دیا۔

حکومت پنجاب نے صوبائی محکمۂ خوراک کو مستقل بنا دینے کا فیصلہ کر لیا

اس سال اکتوبر کے آخر تک صوبے میں قتل کی ۵۰۰۱ وارداتیں ہوئیں۔ پنجاب اسمبلی میں وقفۂ سوالات

لاہور ۱۱؍ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے اصولی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبائی محکمۂ خوراک کو مستقل بنا دیا جائے۔ آج اسمبلی میں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے وزیر خوراک صوفی عبد الحمید نے بتایا کہ یہ محکمہ خود کفیل ہو گا۔ کیونکہ اس کا سالانہ خرچ جو سولہ لاکھ ۶۶ ہزار سات سو چالیس (۱۶۶۶۷۴۰/-) روپے کے لگ بھگ ہے اس رقم سے پورا ہو جاتا ہے۔ جو محکمہ اناج کی فروخت وغیرہ سے وصول کرتا ہے۔ —— ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خوراک نے بتایا۔ کہ حکومت کے انتظام کے تحت گیہوں سے جو آٹا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ماہرین سے پہلے تصدیق کرائی جاتی ہے۔ کہ یہ گیہوں استعمال کے قابل ہے۔ درآمد شدہ گیہوں میں سے جو حصہ پنجاب کو ملا تھا۔ اس میں غیر خالص چیزوں کی ملاوٹ پائی گئی تھی۔ چنانچہ اس بارے میں مرکزی حکومت سے بات چیت کی گئی۔ چنانچہ اب حالت خاصی بہتر ہو گئی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ۱۹۵۲ء میں اکتوبر کے آخر تک پنجاب میں قتل کی ۱۰۰۵ وارداتیں اور ڈکیتی کی ۳۸ وارداتیں ہوئیں۔ ۱۹۵۱ء میں قتل کی وارداتوں کی کل تعداد ۱۱۵۱ اور ڈکیتی کی وارداتوں کی کل تعداد ۶۶ تھی۔ —— ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے بتایا۔ کہ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت صرف دو ہفتہ وار اخباروں یعنی ”چٹان“ اور ”ایشیا“ کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ بھی واضح کیا۔ کہ یہ اخبار جن صحافتی اداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے خود ان میں شائع شدہ مبتذل مضامین کو قابل اعتراض ٹھیرایا تھا۔ اس سوال پر کہ کیا آئندہ بھی کسی اور اخبار کے خلاف جو ایسے مبتذل مضامین لکھے گا۔ حکومت کارروائی کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے اثبات میں جواب دیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

اے عزیزو! آپ میں سے کوئی احمدی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو

نیک اور شریف الطبع غیر احمدیوں کو بھی اس تحریک میں شامل کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے

"ہر احمدی جو اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور بد قسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بد قسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھلائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تحریک جدید میں شمولیّت کا طریق

۱۔ شامل ہونے کے لئے کم از کم شرط مبلغ پانچ روپے سالانہ ہے۔ تحریک جدید کا روپیہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام پر خرچ ہوتا ہے۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ کے اخراجات کے پیشِ نظر مخلصین سے امید کی جاتی ہے وہ سلسلہ کی ضرورت کے شایانِ شایان قربانی کریں۔

۲۔ سابقہ سالوں کا وعدہ لکھوانے کی کوئی شرط نہیں۔

۳۔ عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ طالب علم بھی حصہ لے سکتے ہیں غیر احمدی والدین اور بچوں کی طرف سے بھی حصّہ لیا جا سکتا ہے۔ مرحوم لواحقین کی طرف سے بھی حصہ لینے میں کوئی روک نہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد بلکہ جیسا کہ حضور نے فرمایا نیک اور شریف الطبع غیر احمدی دوست بھی شامل ہوں۔

۴۔ وعدہ سادہ کاغذ پر سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور یا وکالت مال تحریک جدید ربوہ کو براہِ راست بھجوایا جا سکتا ہے۔

۵۔ جو دوست پہلے سے شامل ہیں وہ نئے سال کا وعدہ گذشتہ سال کے اضافے کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

۶۔ جن دوستوں کے ذمے سابقہ سال کا وعدہ ابھی بقایا ہے ان کو نئے وعدے کے ساتھ اس بقایا کو صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محض وعدے کرتے چلے جانا احسن بات نہیں۔ اگر خاص حالات کی وجہ سے مجبوری ہے تو دفتر سے لکھکر معین مدت کی مہلت لینی چاہیئے اور اس طرح اس گناہ سے بچنا چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۳۱

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۲ء

بنیادی انسانی حقوق اور اسلام

اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے دو سال تک جدوجہد کرنے اور غور و خوض کے بعد بنیادی حقوق انسانی کا تعین اور اعلان کیا ہے۔ اور دنیا کے ہر ملک میں اس کا دن منایا گیا ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کا خلاصہ جو کونسل نے متعین کئے ہیں۔ یہ ہے کہ

"سب انسان قانون کے سامنے برابر ہیں۔ کسی کو بلا وجہ قید نظر بند یا جلا وطن نہیں کیا جا سکتا۔ ہر ایک کو اپنے ملک میں نقل و حرکت کی پوری آزادی حاصل ہے۔ ہر ایک کو آزادیٔ خیال آزادیٔ ضمیر آزادیٔ عقیدہ آزادیٔ اظہار اور آزادیٔ اجتماع کے حقوق حاصل ہیں ہر ایک کو ایک قومیت کا حق حاصل ہے اور اسے اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی شخص اس وقت مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کھلی عدالت میں جرم اس کے خلاف ثابت نہ کیا گیا ہو وغیرہ وغیرہ

ان بنیادی حقوق پر سرسری غور سے ہی سمجھ آ سکتا ہے۔ کہ دنیا کے امن کے لئے ہر قوم کو انہیں نگاہ رکھنا کتنا ضروری ہے۔ بے شک ان میں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ دنیا کی تاریخ معاشرہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مختلف اوقات میں بعض قابل قدر ہستیاں ان کو منوانے کے لئے قربانیاں کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر تاریخ انسانی بتاتی ہے۔ کہ انسانوں نے انسانیت کے ان بنیادی حقوق کو عملاً بہت کم تسلیم کیا ہے۔ نہ صرف ازمنہ قدیم و وسطی میں بلکہ زمانہ حال میں بھی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان کی پامالی کی جا رہی ہے نسل و رنگ اور دینی امتیازات کی بناء پر مختلف اوقات میں مختلف قوموں نے دوسروں کے ان حقوق کو سلب کئے رکھا ہے۔ اور اب بھی کئے ہوئے ہیں

آج بے شک یہ آواز مغربی تہذیب کے ایوانوں سے اٹھائی گئی ہے۔ لیکن اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ تو ہم کو معلوم ہو گا۔ کہ دنیا میں نہایت واضح الفاظ میں ان حقوق کا سب سے پہلی بار تعین اسلام نے کیا۔ اس نے چند جچے تلے فقروں میں نسل و رنگ دینی اور باہمی فوقیت کے دوسرے تمام امتیازات کا بالکل قلع قمع کر دیا۔ اور تمام انسانوں کو خواہ وہ دنیاوی لحاظ سے ان میں کتنا ہی فاصلہ کیوں نہ ہو۔ ایک ہی سطح پر لا کر کھڑا کر دیا۔ محمود و ایاز، عالم و جاہل، بچے بوڑھے عورت مرد سب کو جانچنے کے لئے ایک ہی ترازو اور سب کو پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی مقرر کر دی۔ آزادیٔ ضمیر۔ آزادیٔ عقیدہ آزادیٔ اظہار اور آزادیٔ اجتماع کے حقوق۔ قانون کے سامنے سب انسانوں کی برابری۔ بلاوجہ قید نظر بندی یا جلا وطنی کی نفی۔ نقل و حرکت کی پوری آزادی۔ الغرض کونسی بات ہے۔ جس کو اسلام نے کھلے کھلے الفاظ میں پیش نہیں کیا۔ قرآن کریم کی ایک ہی آیہ کریمہ ملاحظہ فرمائیے

یا ایھا الناس انا خلقنکم
من ذکر و انثیٰ وجعلنکم
شعوباً وقبائل لتعارفوا
ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
ان اللہ علیم خبیر۔

اے انسانو ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کنبوں اور قبیلوں میں صرف اس لئے تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو وگرنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے معزز وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہے اللہ تعالےٰ خوب جاننے والا اور خوب خبر رکھنے والا ہے۔

ان عظیم الشان الفاظ نے تمام دنیاوی احساس برتری کے شجر خبیثہ کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے سب انسانوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔ امتیاز اگر کوئی ہے۔ اور وہ بھی اللہ تعالےٰ کی نزدیک نہ کہ انسانوں کی نظر میں۔ تو وہ صرف اعلےٰ اخلاق کا ہے۔ تقوےٰ کا ہے۔ اور امتیاز وہ ہے۔ جس کے معنے بھی یہ ہیں کہ دوسروں کے حقوق نہ سلب کئے جائیں۔ کسی بات میں فخر و مباہات کو راہ نہ دی جائے۔ ظلم نہ کیا جائے۔ سب سے عدل کے ساتھ پیش آیا جائے۔

آپ اسی ایک آیہ کریمہ سے تمام بنیادی انسانی حقوق کا تعین کر سکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس اجمالی حالت پر نہیں رہنے دیا۔ بلکہ جا بہ جا تفصیلات دی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک یہ بنیادی اصول بھی قرآن کریم نے نہایت شاندار الفاظ میں پیش کیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین
الرشد من الغی

یعنی تمام انسانوں کو آزادیٔ ضمیر آزادیٔ عقیدہ آزادیٔ اظہار اور آزادیٔ اجتماع کا حق حاصل ہے کیونکہ ہدایت کو گمراہی سے صاف صاف طور سے ممیز کر دیا گیا ہے۔

من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

جو چاہے ایمان لائے جو چاہے انکار کر دے۔

جب ہم نے رشد و ہدایت آئینہ کر دی ہے۔ اور صاف صاف نشان دہی کر دی کہ یہ راستہ رشد کا ہے۔ اور یہ راستہ گمراہی کا تو اب اور کیا باقی رہ گیا۔ ہر عقل مند انسان اس نشان دہی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کسی کو اختیار نہیں کہ دوسروں پر جبر سے اپنا عقیدہ ٹھونسے۔ صرف امن کے طریقوں سے اس کو پیش کر دو۔ مخاطب خود قرآن کریم کی کسوٹی پر کس کر کھوٹے کھرے کی شناخت کرے گا۔ کسی خود ساختہ مجتہد یا ان کے بڑے سے بڑے اجتماع کو بھی اس بارہ میں کوئی اختیار نہیں۔ نہ کسی حکومت کو کوئی اختیار ہے۔ یہاں تک کہ اقطاب و ابدال تو کیا خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں۔

لست علیھم بمصیطر

یعنی اے ہمارے حبیب یاد رہے آپ کوئی لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں بنائے گئے۔ اللہ اللہ کتنی صاف اور پاک تعلیم ہے۔ مگر آج کے سیاسی ملا نے اس کو کیا سے کیا بنا دیا ہے۔

کفار کہتے تھے۔ ہم آزادیٔ ضمیر کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم اسلام کو تلوار سے روکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے عملاً ایسا کیا اور مومنین پر زندگی دوبھر کر دی۔ ہجرت کرنی پڑی پھر بھی پیچھا نہ چھوڑا فوجیں لے کر چڑھائیاں کیں۔ آخر اس فتنہ کو دبانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے تلوار کا مقابلہ تلوار سے کرنے کی اجازت فرمائی ع

حق خنجر آزمائی پہ مجبور ہو گیا

مگر آہ سیاسی ملا نے اس استثنائی حکم کو اصل قاعدہ بنا دیا۔ اور اسلام کو نعوذ باللہ فتنہ و فساد کا منبع بنا کر رکھ دیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہے کہ

الفتنۃ اشد من القتل

یہی نہیں بلکہ سیاسی ملا نے اپنی اس ناپاک تعلیم کو سہارا دینے کے لئے قرآن کریم کی آیات کے معنے بدل دیئے۔ اور جہاں بدل نہ سکا۔ تو آیات الٰہی کو ہی منسوخ کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے تو کفار کے اس فتنہ جبر و اکراہ کو مٹانے کے لئے فرمایا۔ کہ

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ
ویکون الدین للہ

اور ان سے اس وقت تک لڑتے جاؤ جب تک یہ اکراہ فی الدین کا فتنہ بیٹھ نہ جائے اور دین خالص اللہ تعالےٰ کے لئے نہ ہو جائے۔ معنے صاف ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مزید وضاحت کے لئے فرمایا۔

فان انتھوا فلا عدوان الا
علی الظالمین

یعنی اگر کفار فتنہ طرازی اور تلوار سے اسلام کو مٹانے سے رک جائیں۔ تو اس صورت میں صرف ظالموں ہی کی گرفت کی جائے گی۔ یعنی یہ نہ ہو کہ تم نہ رکو اور ظالم بن جاؤ۔ مگر ہمارا سیاسی مولوی جناب مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس آیۂ کریمہ نے (نعوذ باللہ) مسلمانوں کو خدائی فوجداری کے حقوق دے دیئے ہیں یعنی معصوم قوموں کے ہاتھوں سے بالجبر اقتدار کی کنجیاں چھیننے کے لئے تلوار لے کر نکل پڑو۔ اللہ اللہ

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یہ اسلامی دستور ہے جس کا مطالبہ مودودی صاحب بڑے زور و شور سے کر رہے ہیں۔ اور بالجبر "ہمارا مطالبہ اسلامی دستور" کے بلے لوگوں کے سینوں پر چسپاں کر رہے ہیں۔ کہ حکومت اسلامی دستور نہیں بنائے گی۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اگر لوگ ان کے نکاتی مط[illegible] پر شرم یا لحاظ سے دستخط کر دیں۔ تو گویا وہ ان کے واقعی ہم خیال بن گئے ہیں۔ اور مودودی صاحب کی طرح ان کا عقیدہ بھی یہ ہو گیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ سراپا رحم و عفو رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو طاقت حاصل کر کے بالجبر عرب پر قبضہ کیا۔ اور ان پر اسلام ٹھونسا اور پھر مزید طاقت حاصل کر کے ہمسایہ ممالک پر قیصر و کسریٰ سے اقتدار چھیننے کے لئے بلاوجہ حملہ کر دیا۔ اور اس بات کا بھی انتظار نہ کیا۔ کہ جو تبلیغی خطوط انہیں لکھے گئے ہیں دیکھا جائے وہ کیا اثر کرتے ہیں۔ (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ۔ بالمعنی)

اس سے بڑھ کر اسلام سے اور دشمنی کیا ہو سکتی ہے۔ وہ اسلام جس نے مغرب کے متمدنین کی بنیادی انسانی حقوق کی راہ دکھائی۔ آج اس کے ہوا خواہ یہ مولوی بنے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اس کی صورت ہی مسخ کر کے رکھ دی ہے۔ پناہ بخدا

فصل کپاس کے دن ہیں دس ایکڑ زمین سے زائد کی صورت میں دو آنہ فی ایکڑ اور کم کی صورت میں ایک آنہ فی ایکڑ بیرون ملکوں میں مساجد کی تعمیر کے لئے آپ کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اس فصل کے موقعہ پر اس ذمہ داری کو ادا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا:۔ میں چند پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب میرے لئے درد دل سے دعا کریں
سید ارشاد احمد بخاری آرمی میڈیکل سٹور کراچی

شذرات

عید میلاد النبیؐ

سردار کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تاریخ عالم کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ اور اس واقعہ کا ذکر مبارک دکھوں اور مصیبتوں سے گھری ہوئی دنیا کی بہت بڑی خدمت ہے۔ اور بڑا ہی مبارک اور صاحب رفعت ہے وہ انسان جسے آقائے نامدارؐ کا ذکر کرنے یا سننے کا شرف نصیب ہوا مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سوء قسمتی سے ایسی مقدس محفلوں کی طرف توجہ روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور سال میں ایک آدھ دفعہ میلاد النبی کے نام سے جو محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ ان میں بھی کئی مشرکانہ اور جاہلانہ رسوم داخل کر دی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"معظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر عمدہ چیز ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی ہے۔ اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ یاد رکھو اصل مقصد اسلام کا توحید ہے۔ مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آجکل دیکھا جاتا ہے۔ کہ بہت سی بدعات ملا لی گئی ہیں جس نے کہ جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرتؐ کو ایسی مجلسوں سے کیا تعلق"۔

(مجموعہ فتاوٰے احمدیہ صفحہ ۱۴۲)

مسلمان اگر ان بدعات کو ترک کر دیں۔ اور سچی محبت اور کامل اخلاص سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ بیان کی جانے والی محفلیں منائیں تو ہمارے ملک کی قسمت سالوں اور مہینوں میں نہیں چند دنوں میں بدل سکتی ہے۔

اسلام کے چھپے دشمن

"آزاد" (۹ دسمبر ۱۹۵۲ء) سیرت المہدی کی ایک روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"دیکھ لیجئے یہ ہیں مرزائیوں کے نبی جو غیر محرم عورتوں سے دبواتے ہیں اور ملازمہ بہرحال محرم تو ہو نہیں سکتی۔ اور نہ اتنی بوڑھی کہ بالکل خطرے سے باہر ہو۔ کیونکہ جو لحاف کے اوپر اتنا زور لگا سکتی ہے کہ پاؤں دبا لے۔ وہ بہرحال از کار رفتہ تو نہیں ہو سکتی۔ اور اگر فرض کیجئے کہ از کار رفتہ بھی ہو تو کیا اس سے پاؤں دبوانا شریعت میں جائز ہے"۔

بخاری شریف میں ایک روایت ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ ابن الصامت فدخل علیھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطعمتہ وجعلت تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ الخ"

(بخاری کتاب الجہاد و کتاب الاستیذان)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک صحابیہ عورت ام حرام (جو آپ کی رشتہ دار نہ تھیں فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۶۰) اور حضرت عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ وہ گھر میں جو کچھ حاضر ہوتا پیش کر دیا کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے حسب طریق کھانا پیش کیا اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سر سہلانے لگیں جس طرح ایک جوئیں دیکھنے والی سہلاتی ہے۔ آنحضرتؐ اسی حالت میں سو گئے۔ اور کچھ وقت بعد بیدار ہو گئے الخ

حضرت انس بن مالکؓ کی بیان کردہ روایت پر کوئی سلیم الطبع اور نیک طینت اور صحیح الفطرت انسان کسی قسم کا اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا لیکن جہال اسلام کے بعض نام لیوا صرف اس بات پر ہنگامہ بپا کر دیں کہ بوڑھی خادمہ نے لحاف کے اوپر سے پاؤں دبائے ہیں وہاں ایک غیر مسلم اس ہنگامہ سے متاثر ہونے کے بعد جب حضرت انس بن مالک کی مندرجہ بالا روایت پڑھے گا تو حضرت سید المعصومین کی شان اقدس میں کیا کیا گستاخیاں نہ کرے گا۔

خدا تعالےٰ امت مسلمہ کو اسلام کے ان چھپے دشمنوں سے محفوظ رکھے۔ جو "تحفظ ناموس رسالت" کا دعوےٰ کرتے۔ اور معاندین اسلام کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں۔

یہ کافر گر علماءؔ

قیم جماعت اسلامی مولانا محمد طفیل نے ایک جلسہ عام میں فرمایا:۔

"علماء کو کہا جاتا ہے کہ وہ کافر بنانے والی مشینیں ہیں حالانکہ علماء کافر بناتے نہیں بلکہ بتاتے ہیں۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ کافر کو نہ وہ مسلمان سمجھتے ہیں نہ کسی کو مسلمان سمجھنے دیتے ہیں"۔

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

"علماء" نے لکھا ہے کہ

اگر کوئی شخص کہے خدا کو میں نے خواب میں دیکھا وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے اللہ کو معدوم شے کا علم نہیں وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے مجھے معلوم نہیں آدم نبی تھے یا نہیں وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے انبیاء نے نبوت کی حالت میں یا اس سے قبل عصیان نہیں کیا وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے فلاں نبی بھی ہو تو بھی اس پر ایمان نہ لاؤں گا وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے آنحضرتؐ کدو پسند فرماتے تھے میں پسند نہیں کرتا وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے اللہ مجھے جنت دے لیکن مجھے اس کی خواہش نہیں وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے میں فلاں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوں گا وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے ایمان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے کافر ہو گیا

جو کہے میرا تجھے دیکھنا ایسا ہے جیسے ملک الموت کو وہ کافر ہو گیا۔

جو کہے عیب نیت مجوسیت سے اچھی ہے وہ کافر ہو گیا۔ (البحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ تا صفحہ ۱۳۶)

اگر کوئی شخص کہے کہ کوئی جگہ خدا سے خالی نہیں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

جو شخص کہے کہ خدا آسمان کے نیچے سے دیکھتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(فتاوےٰ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۵۸۔۱۵۹)

کوئی مسلمان اپنے غیر مسلم استاد کو استاذی کہے وہ کافر ہو گیا۔ (الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی مجتبائی صفحہ ۱۷۵ تا ۱۷۹)

کسی کافر نے مسلمان سے کہا مجھ پر اسلام پیش کر اور وہ کہے مولوی کے پاس جا وہ کافر ہو گیا۔

جو شخص کہے میں مومن ہوں یا نہیں اس کا مجھے علم نہیں وہ کافر ہو گیا۔

اگر کسی شخص نے ڈرامہ میں استاد بن کر شاگردوں کو مارا وہ کافر ہو گیا۔

جو عالم کو عویلم یا مولوی کو مولوی کہے وہ کافر ہو گیا۔

جس نے شراب پیتے وقت بسم اللہ کہا وہ کافر ہو گیا جسے کہا جائے کہ خدا کے واسطے کچھ دے مگر وہ کہے میں نہیں دیتا تو وہ کافر ہو گیا۔

(شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۷ تا صفحہ ۱۶۴)

کیا مولانا محمد طفیل صاحب اب بھی ان کافر گر علماء کی وکالت سے دستکش ہونے کی بجائے یہی کہتے رہیں گے کہ علماء "کافر بناتے نہیں بتاتے ہیں"؟

ہمیں یقین ہے کہ مولانا موصوف مندرجہ بالا حقائق کا سنجیدگی سے مطالعہ کرتے ہوئے اپنے موجودہ نظریہ پر ضرور نظر ثانی فرمائیں گے۔

عوام سے رابطہ

عالی مرتبت مخدوم زادہ سید حسن محمود وزیر اعلےٰ ریاست بہاولپور نے ریاست کے جملہ حکام کے نام ایک ہدایت جاری کی ہے۔ کہ ان کو ہر ماہ کم از کم ایک ہفتہ دورہ کر کے عوام سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے۔

حکومت اور عوام کے تعلقات پر اخبارات میں اکثر و بیشتر بحث رہتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ جتنا سہل ہے اتنا ہی پیچیدہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے عوام کی دماغی ساخت عجیب و غریب واقع ہوئی ہے۔ وہ ہر ذاتی تقاضا کو اجتماعی شکل دینے کے عادی ہو چکے ہیں۔ وہ اپنی حکومت کو سمجھتے ہیں کہ غالباً اس کا درجہ کنیز کا ہونا چاہیئے۔ حالانکہ حکومت کا یہ ہرگز موقف نہیں کہ وہ عوام کی ہر خواہش کے سامنے سر جھکا دے۔

اس صورت حال کی ذمہ داری ہم کسی خاص جماعت یا فرد پر عائد نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ اس کیفیت میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرنے کی جدوجہد جاری رکھنا ہر پولٹیکل اور مذہبی جماعت کا اولین فرض ہے۔

دوسری طرف حکام کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں "حکومت" کی بجائے خدمت کا پاکیزہ جذبہ پیش نظر رکھیں۔ عوام کی مشکلات کا پوری ہمدردی اور نیک نیتی سے جائزہ لیں۔ اور انہیں دور کرنے کے لئے اپنی تمام قوتیں وقف کر دیں۔

حکومت کے افسران اگر اپنی ذمہ داری کا پوری طرح احساس کر لیں۔ تو ہر پاکستانی "محکمۂ تعلقات عامہ" کا مجسم اشتہار بن جائے۔ اور حکومت اور عوام کے تعلقات صحیح بنیادوں پر استوار ہو جائیں گے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خریدا کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

"وہابیین" آنحضرت کے "خاتم النبیین" ہونے سے انکار کرتے ہیں

۲۶۶ "علمائے دین" کا فتوے

(از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ)

ذیل میں ایک ایسی کتاب سے ایک اہم فتویٰ پیش کیا جاتا ہے جس کے متعلق لکھا گیا ہے کہ:۔

"آج تک دنیا میں کوئی دین کی کتاب اس قدر کثرت مواہیر کے ساتھ دیکھنے اور سننے میں نہیں آئی جن کی تعداد ۲۶۶ تک پہنچ گئی ہے" (صفحہ ۴۱۶)

اس فتویٰ پر مندرجہ ذیل مقامات و علاقوں اور ملکوں کے مفتیان اور علماء کی مہریں ثبت ہیں:۔

"علمائے اہل دکا پیور وغیرہ۔ اندور وچھاؤنی رام پور۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ دیار ہند۔ پنجاب۔ علماء اولایتی (قندھار کابل وغیرہ) مفتیان مکہ معظمہ مفتیان حرمین شریفین۔ علمائے دیوبند وسہارنپور، منگلور۔ علمائے دار العلوم دار العمل فرنگی محل لکھنؤ۔ علمائے جونپور۔ علمائے دہلی و بدایوں سنبھل۔ مراد آباد و علیگڑھ۔ سیلی بھیت۔ لاہور و امرتسر۔ آرہ و ہوگلی و کلکتہ۔ حیدر آباد دکن۔ مدارس۔ گجرات و سورت و بمبئی وغیرہ لدھیانہ و دیوبند"

غرضیکہ اس قدر دور دور کے علماء و مفتیان نے جن کی مہروں کی تعداد "۲۶۶" ہے جو فتویٰ دیا ہے وہ اہل حدیث فرقہ کے متعلق ہے جن کو "وہابی" اور "لامذہب" کے نام سے پکارا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"اس تیرھویں صدی میں کہ "اشر القرون" ہے۔ چند سال سے فرقہ وہابیہ نجدیہ نے ایک نیا پانچواں طریقہ نکالا ہے کہ وہ کسی مذہب کو نہیں مانتے ...... بے شبہ زمانہ قیامت کا قریب آیا۔ انہیں کذابوں اور مفتریوں کے حق میں مخبر صادق نے بطور پیشگوئی کے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ فرمایا" (صفحہ ۵۱۶)

مزید لکھا ہے کہ:۔

"ان لامذہبوں کا فتنہ دجال کے فتنے سے کم نہیں ہے ان میں سے دشمن مقلد تو دشمن دین ہے۔ بلکہ ایسے دشمنوں کا دوست بھی مصداق یَتَّبِعُ الشَّیَاطِیْنَ ہے" (صفحہ ۵۲۷)

اب ذرا مضمون استفتاء بھی ملاحظہ فرمائیے لکھا ہے کہ:۔

(۱) علماء اہل سنت والجماعت اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں کہ یہ گروہ وہابیین یعنی فرقہ غیر مقلدین بہیئات کذائی داخل ہے اہل سنت والجماعت میں یا خارج ہے ان سے مثل دیگر فرق ضالہ کے؟

(۲) اور ہم مقلدوں کو ان کے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور ان کو اپنی مساجد میں باوجود خوف فتنہ وفساد کے آنے دینا درست ہے یا نہیں؟

(۳) اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (صفحہ ۴۱۴ – صفحہ ۴۲۲)

"۲۶۶" علماء عظام اور مفتیان کرام کا فتویٰ یہ ہے کہ:۔

"ہمارے زمانہ کے وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیرو اور تابع مثل خارجیوں کے ہیں۔ جنہوں نے حضرت علیؓ کی مخالفت کر کے ان کے لشکر سے خروج کیا تھا۔ پس جب لامذہب (وہابی) مثل خارجیوں کے ٹھہرے اور خارجی مثل باغیوں کے ہوئے تو جو حکم باغیوں کا ہے وہی حکم لامذہبوں کا ٹھہرا" (صفحہ ۴۶۱)

پھر لکھا ہے کہ:۔

"جبکہ لامذہب اور غیر مقلدین اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں تو اہل سنت والجماعت کی نماز لامذہبوں کے پیچھے نہیں ہوگی اور بالکل غیر جائز اور نادرست ہے اور ان کے ساتھ مخالطت اور مجالست اور موانست رکھنے سے بھی اہل سنت والجماعت کو پرہیز اور اجتناب چاہیئے ...... پس اہل سنت والجماعت کو فرقہ ضالہ اور لامذہبان غیر مقلدین کی صحبت سے بہت احتراز کرنا چاہیئے اور بچنا چاہیئے" (صفحہ ۴۶۷-۴۶۸)

مزید لکھا ہے کہ:۔

"ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کو بسبب فتنہ وفساد کے اپنی مساجد میں آنے دینا جائز نہیں" (صفحہ ۴۶۴)

ہمارے ناظرین سخت بے تاب ہوں گے کہ معلوم کریں کہ وہ وجہ خاص کیا ہے؟ کہ جس کی بنا پر اس قدر علاقوں کے ۲۶۶ علماء اور مفتیان شرع متین نے متفقہ طور پر مندرجہ بالا فتویٰ فرمایا۔ سو عقائد وہابیین میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"سوم یہ کہ آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ بہ مضمون صفحہ ۲۶۲ النصر المومنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد رشید مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہے کہ انہوں نے خاتم النبیین کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ بعض کے خاتم ہیں۔ نہ سب کے حالانکہ آپ کل انبیاء کے خاتم اور نبی آخر الزمان ہیں کہ بعد آپ کے کوئی نبی نہ ہوگا" (صفحہ ۴۲۴)

مندرجہ بالا فتویٰ اور دیگر تمام امور اصل کتاب "الفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین" بجواب الظفر المبین مطبوعہ بار دوم ۱۳۱۲ھ سے نقل کئے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ پر خاتم النبیین کے منکر ہونے کا بہتان لگانے والے مودودی اور احراری علماء کیا مندرجہ بالا حقائق پر نظر کریں گے۔ اور فرقہ "اہل حدیث" یعنی "وہابیہ نجدیہ" کو خاتم النبیین کا منکر ہونے کے سبب کافر اور اقلیت قرار دینے کے ساتھ ہی حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کریں گے کہ اس فتویٰ کے مطابق ان کے ساتھ "مثل خارجیوں" اور مثل باغیوں" کے نوع کا سلوک کیا جائے؟ کیونکہ بموجب فتویٰ یہ گروہ "وہابیین" "دجالوں کذابوں" بھی ہیں۔

اگر جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والے "علماء ہندوستان۔ پنجاب" وغیرہ میں ذرہ بھر بھی دین داری اور دیانت داری ہے تو ان کو چاہیئے کہ وہ سب سے پہلے مندرجہ بالا عظیم الشان فتوے پر عمل کر کے اور کر کے دکھائیں!!

237

صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد

احباب جماعت کی خدمت میں وقتاً فوقتاً صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کیلئے بذریعہ اخبار و خطوط عرض کی جاتی رہی ہے۔ بعض مخیر حضرات کی اس طرف توجہ بھی ہے۔ لیکن اکثریت نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ یہ صیغہ نشر و ظاہر ہے۔ یعنی احباب جماعت کی مالی امداد سے ٹریکٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ لٹریچر کی جس قدر ضرورت بڑھتی جا رہی ہے اس کے مقابل جو امداد احباب کی طرف سے اس صیغہ کو مل رہی ہے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ حالانکہ موجودہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام احباب اس صیغہ کو مل رہی ہے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ حالانکہ موجودہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام احباب اس صیغہ کی امداد کر کے اسے مضبوط کریں تا ہزاروں ہزاروں کی تعداد میں ٹریکٹ شائع ہوں۔

جماعت احمدیہ کا مقصد ہی تبلیغ ہے۔ پس احباب کو نہایت ہی تندہی کے ساتھ اپنے فریضہ کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور یہ اسی طرح ادا ہو سکتا ہے کہ زبانی تبلیغ کے ساتھ صیغہ نشر و اشاعت کو مضبوط کر کے وسیع پیمانہ پر لٹریچر شائع کیا جائے۔ ذیل میں ان احباب کے اسماء شائع کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے گذشتہ ماہ مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ صیغہ نشر و اشاعت کی امداد فرمائی۔ میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور آئندہ بھی اس نیکی کی توفیق عطا فرماتا رہے نیز دوسرے دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی بڑھ چڑھ کر اس صیغہ کی مالی امداد کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

نام	رقم
مکرم ملک جلال الدین صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدین سندھ	۱۰-۰-۰
مکرم مولوی عبدالمنان صاحب حیدرآباد سندھ	۳-۰-۰
مکرم نثار احمد صاحب کانپوری " " "	۳-۰-۰
مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ " " "	۵-۰-۰
مکرم ملک جلال الدین صاحب دھرکوٹ " " "	۳-۰-۰
مکرم سید افتخار حسین صاحب بہاری " " "	۴-۰-۰
مکرم ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب بہاری " " "	۳-۰-۰
مکرم منشی دین محمد صاحب اسحاق نگر محمد آباد سندھ	۲-۰-۰
مکرم چوہدری رشید احمد صاحب معرفت عبدالرحمٰن صاحب اسحاق نگر اسٹیٹ محمد آباد سندھ	۱-۰-۰
مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب " " "	۲-۰-۰
مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ	۵-۰-۰
مکرم سید محسن شاہ صاحب " " "	۵-۰-۰
مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب " " "	۵-۰-۰
مکرم دھنی بخش صاحب " " "	۱-۰-۰
مکرم چوہدری رشید احمد صاحب " " "	۵-۰-۰
مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب پریذیڈنٹ " " "	۱-۰-۰
مکرم منشی فضل الٰہی صاحب " " "	۵-۰-۰
مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کریم نگر محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱-۰-۰
مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب لطیف نگر محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۵-۰-۰
مکرم اللہ داد صاحب گرگیز سندھی روشن نگر محمود آباد اسٹیٹ سندھ	۳-۰-۰
مکرم زبید خان صاحب " " "	۱-۰-۰
مکرم گوہر خان صاحب " " "	۱-۰-۰
مکرم بلوچ خان صاحب " " "	۱-۰-۰
مکرم چوہدری غلام احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ	۵-۰-۰
مکرم زرتشت منیر احمد صاحب جھڈو سندھ	۱-۰-۰

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر

انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع ہوگا جو مسائل حاضرہ کے متعلق قیمتی مضامین پر مشتمل کاغذ طباعت کے لحاظ سے دیدہ زیب ہوگا۔ اس کی قیمت ۵ر فی پرچہ ہوگی حجم ۴۲ صفحات۔

دفتر کے مستقل خریداروں کو (جن کا چندہ دفتر ہذا میں موجود ہوگا) ان کے چندہ میں ہی پرچہ بھجوایا جائیگا۔ جو دوست جلسہ سالانہ پر نئی خریداری منظور فرمائینگے۔ ان کی خدمت میں بھی اسی چندہ میں پرچہ دیا جائیگا — دفتر ہذا کے مستقل خریداروں کی خدمت میں پرچہ بذریعہ ڈاک بھجوا دیا جائے گا۔ اسلئے ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر طلب نہ فرمایا جائے۔ البتہ زائد پرچے ربوہ میں بہ ادائیگی قیمت مل سکیں گے — جو دوست اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو پرچہ بھجوانا چاہیں انہیں ۱ر فی پرچہ رعایت دی جائیگی — دفتر ہذا کی معرفت پرچہ بھجوانے میں سہولت رہیگی کہ ڈاک کا خرچ ۔ر فی پرچہ لگیگا۔ اگر دوست بذریعہ ڈاک بھجوانا چاہیں تو ۱ر ڈاک کا خرچ لگیگا — ایسے دوست جو زیر تبلیغ دوستوں کو پرچہ بھجوانا چاہیں مہربانی فرماکر رقم بذریعہ منی آرڈر یا دفتر میں ۲۰ دسمبر کے بارہ بجے دوپہر تک پہنچا دیں اور اسی وقت مقررہ کے اندر اندر فہرست (جن دوستوں کو پرچہ بھجوانا مقصود ہو) پہنچا دیں ایسی فہرست خوشخط مکمل پتہ کے ساتھ کاغذ کے صرف ایک طرف لکھی جائے۔ جو کاٹ کر پرچہ پر چسپاں کردی جائیگی ایجنسیوں کی معرفت پرچہ خریدنے والے دوست اپنے مقامی ایجنٹ کو جلد از جلد اطلاع دیدیں اور ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے ۲۰ دسمبر تک اطلاع دے دیں — مقامی عہدیداران تشہیر اطلاع [illegible]

شاہ نواز میڈیکل اسٹورز

فون نمبر ۲۶۵۴

۴۶ - مال روڈ - لاہور

کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس - امپورٹرز اینڈ اسٹاکسٹس

خالص اور پیٹنٹ ادویات - اسٹریپٹومائیسین (Streptomycine)

اور کلورومائیسٹین (Choloromycetine) ہمارے یہاں ملتی ہیں

جدید ترین اور فیشن ایبل ہر مذاق کے فرانسیسی عطریات بھی دستیاب ہیں

نسخہ جات کی تیاری ہماری خصوصیت ہے۔ جو ۲۴ گھنٹے تیار ہو سکتے ہیں

238

ہمارے عطریات کے بارے میں

جناب مرزا احسن علی صاحب ایم ولایت علی اینڈ سنز لاہور سے تحریر فرماتے ہیں

"آپ کا عطر عید پر استعمال کیا۔ اُس کی کیف آور خوشبو کی بھینی بھینی لپٹیں سچ پوچھئے ابھی تک میرے گھر کو ہمیشہ کو معطر کر رہی ہیں۔ آپ کے عطر کی سب سے بڑی خوبی جو میں نے محسوس کی ہے وہ یہ ہے کہ گھٹیا سستے اور بازاری عطروں کی تیز اور تند خوشبو کی بجائے نہایت لطیف اور پاکیزہ قسم کی خوشبو ہے جس سے انسان کے خیالات اور جذبات بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ میرے خیال میں عیدین اور دوسری متبرک تقاریب کے علاوہ ہر وقت اگر یہ عطر استعمال کیا جائے تو انسان اپنے روز مرہ کے کاروبار میں نہایت چاق و چوبند شاداں و فرحاں اور ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اللہ ایسٹرن پرفیومری کو توفیق دے کہ وہ یہ عطر زیادہ مقدار میں تیار کر سکیں تاکہ ہر پاکستانی کو دستیاب ہو سکیں۔"

ایسی نادر نمونہ از جملہ جہاں امین آباد

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

اردو شارٹ ہینڈ کی پہلی منظور شدہ مستند اتالیقی کتاب

باجازت سر آئزک پٹمین اینڈ سنز لمیٹڈ لنڈن (انگلینڈ)

کوثر کتاب :- قیمت -/-/۵ روپیہ

حل کوثر کتاب :- قیمت -/۸/۲ روپیہ

اردو شارٹ ہینڈ از ایس یو شیخ پرنسپل ایس سی کالج لاہور

پیش لفظ آنریبل خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

ملنے کا پتہ

★ فیروز سنز مال روڈ ★ بک لینڈ وائی ایم سی اے ★ ریلیجس بک سوسائٹی۔ نور کمپنی انارکلی لاہور ★ یونیورسٹی بکڈپو اردو بازار راولپنڈی فائن آرٹ بک سیلرز راولپنڈی صدر ★ ملک بک ڈپو ٹرنک بازار سیالکوٹ ★ استقلال بک ڈپو امین پور بازار لائل پور

سیکرٹری ایس سی کالج کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

تریاق کبیر

امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید۔ گھر کا ڈاکٹر ہر بیماری کا فوری علاج - پیٹ درد دست اور ہیضہ جیسی بیماریوں کے لئے مفید دوائی۔ قیمت نمونہ شیشی ۱ر درمیانی شیشی ۸ر بڑی شیشی ۱۲ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

دورِ جدید میں

ایک ایسی چیز بھی ایجاد ہو چکی ہے جس کے استعمال میں بال قدرتی سیاہ اور ملائم رہتے ہیں۔

آپ داؤد جنرل سٹور ربوہ کی خدمات حاصل کیجئے یہ آپ کو A-1 ڈیلکس ہیئر ڈائی کی سفارش کرینگے

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن

شافی کیمسٹ

تازہ انگریزی ادویات مناسب نرخ

بوہڑ بازار راولپنڈی

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت "الفضل" کا حوالہ ضرور دیں

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

"مُلّائی ڈکٹیٹری" بڑی بڑی اسلامی حکومتوں کو تباہ و برباد کر چکی ہے

مسلمان عوام مُلّاں گردی کے ہرگز حامی نہیں ہیں!

(منقول از روزنامہ آفاق ۷ دسمبر ۵۲ء)

مسلم لیگ اور جماعت اسلامی کے درمیان دستور پاکستان کے متعلق جو اختلاف ہے۔ اس کا بنیادی نقطہ یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ اس ملک میں اسلامی جمہوریت کا نظام قائم کرنا چاہتی ہے اور جماعت اسلامی کے پیش نظر مذہبی حکومت یعنی مولویوں کی ڈکٹیٹری ہے۔ حالانکہ تاریخ اسلام کے تاریک ترین زمانوں میں بھی کوئی بیئت حاکمہ ایسی ڈکٹیٹری کی روادار نہیں ہوئی۔

حاکمیت بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے حدود متعین کرتا ہے اور اس نے حاکمیت کے اختیارات عملی طور پر استعمال کرنے کے لئے جمہور کو اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کیا ہے۔ انسانی حکومتیں انسان ہی چلاتے ہیں۔ اور بہترین حکومت وہی ہے۔ جس کو زیادہ سے زیادہ انسانوں کی تائید و حمایت حاصل ہو۔ حدودِ الٰہی کے ماتحت زیادہ سے زیادہ انسانوں کی رائے کے مطابق حکومت کے اداروں کو قائم کرنا اور چلانا ہی "اسلامی جمہوریت" ہے۔ جو پاکستان میں قائم ہونی چاہیئے۔ حدود اللہ اس قدر واضح اور بیّن ہیں کہ ان کے لئے ہمیں کسی مولوی کی ضرورت نہیں ہر مسلمان جانتا ہے کہ حریت، مساوات، رواداری اور عمرانی عدل کی جو تشریح و تعیین اسلام نے کی ہے۔ وہی بہترین ہے اور جو حکومت اپنے شہریوں کی ابتدائی آزادیوں کو روا رکھتی ہے۔ بلکہ ان کی حفاظت کرتی ہے۔ جو تمام شہریوں کو مواقع کی مساوات مہیا کرتی ہے۔ اقلیتوں سے پوری پوری رواداری کا سلوک کرتی ہے۔ معاشی و عمرانی عدل و انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان سب کاموں میں اسلام کے بنیادی احکام اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حدود کو مدنظر رکھتی ہے وہی "اسلامی جمہوریت" ہے

دستور و آئین کی تفصیلات وہی معتبر ہیں جن کو تاریخ میں اقوام عالم نے صدہا سال کے تجربے کے بعد ترقی دے کر موجودہ حالت تک پہنچایا ہے۔ ان تفصیلات کیلئے ہمیں قدیم مسلم حکومتوں کے آئین کی پابندی کرنا ضروری نہیں یقیناً ہمیں خلفائے راشدین اور ان کے بعد بعض اچھے حکمرانوں کے اصول کا دستور سے تزئین کرنا چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے حدود اللہ کو مدنظر رکھ کر اپنے زمانے کے معاشرے کے مطابق نظام حکومت کی تفصیلات مرتب کی تھیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ ہم ان تفصیلات کو من وعن اختیار کرنے پر ہرگز مکلف نہیں ہیں اسلئے کہ چودہ سو سال قبل کے حالات اور معاشرے کی ضروریات اور تھیں۔ اور آج کل ان میں بہت بڑا تغیر اور انقلاب پیدا ہو چکا ہے کہ وہ مطالبہ ہے کہ ہم اپنے نظام حکومت اور دستور مملکت کی روح تو اسلامی رکھیں گے لیکن جہاں تک ڈھانچہ کا تعلق ہے اس کو یکسر بدل ڈالیں گے۔ مولانا مودودی بھی آج سے چند سال پہلے یہی کہتے تھے۔ کہ ہم اسی تمدنی مرتبے پر جا رکنے کے ہرگز خواہشمند نہیں ہیں۔ جو عرب میں ساڑھے تیرہ سو برس پہلے تھا۔ ہم جیتے جاگتے آثار قدیمہ بننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسلام کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے۔ "اسلام ہمیں قالب نہیں دیتا بلکہ روح دیتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ زمان و مکان کے تغیرات سے زندگی کے جتنے بھی مختلف قالب قیامت تک پیدا ہوں۔ ان سب میں روح پھونکتے جائیں۔"

تو میرا مطلب یہ ہے کہ ہم کو ایک ایسا دستور وضع کرنا چاہیئے۔ جو ہر اعتبار سے زمانہ حاضر کے ترقی یافتہ دستوروں سے لگا کھائے۔ اور جمہوریت حاضرہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرے۔ لیکن اس کی بنیاد ان مستقل اخلاقی اقدار پر ہو جو ہم کو اسلام نے سکھائے ہیں۔ ایسا کہ ہم اسلامی جمہوریت کا دستور کہیں گے اسلام میں انسان اور خدا کے درمیان کوئی طاقت حائل یا وسیلے کی حیثیت نہیں رکھتی ہم اس امر کے روادار نہیں ہیں۔ کہ چند آدمیوں کی ایک جماعت جو قدیم تفسیروں اور قدیم کتب فقہ کو رٹ لینے کے بعد اپنے آپ کو دین کی اجارہ دار سمجھے بیٹھی ہے۔ اپنی آزادی فکر و عمل پر پہرے دار بنا کر بٹھالیں۔ اور اسلام میں "تھیاکریسی" یعنی پاپائی حکومت، کی رجعت پرورانہ بدعت کا آغاز کریں۔ جو پوری تاریخ اسلام میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ مولانا مودودی اور ان کے ہمخیال ہزار دعویٰ کریں۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت ان کی ملاگردی کی حامی ہے۔ لیکن ہم بصحت و ثوق سے کہتا ہوں۔ کہ پہلے پہلے تو عوام نے اسلام کے نعرے سے دھوکہ کھایا تھا۔ لیکن اب روز بروز ان پر منکشف ہو رہا ہے۔ کہ یہ نعرہ مخلصانہ نہیں۔ بلکہ اس کے لگانے والے صرف مولویوں کی حکومت قائم کرنے کے در پے ہیں۔ جس نے مسلمانوں کی بڑی بڑی سلطنتوں کو اپنی رجعت پسندی کی وجہ سے اس طرح تباہ و برباد

کر دیا۔ کہ آج ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔ دانشمند عوام کی فراست و بصیرت یہی فیصلہ کرے گی۔ کہ اسکو "اسلامی جمہوریت" چاہیئے۔ ملائی ڈکٹیٹری نہیں چاہیئے

(ملک نصر آفتاب بی۔ اے)

اصلاح نظم ونسق کے لئے تجاویز ارسال کی جائیں

عوام سے شیخ صادق حسن کی اپیل

لاہور، ۱۰ دسمبر۔ پنجاب مسلم لیگ کی اصلاحِ نظم ونسق کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ملکی نظم ونسق سے بد دیانتی۔ نااہلی اور اقربا پروری کو دور کرنے کے لئے تجاویز پیش کریں۔ آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ نقائص نظم ونسق کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جب تک ان کا تدارک نہیں کیا جائیگا۔ ہم بحیثیت قوم ترقی نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے بعض اخبارات کے ان الزامات کو کہ ان کی اپنی پوزیشن صاف نہیں ہے۔ اور انہوں نے بہت سی الاٹمنٹیں کرا رکھی ہیں۔ قطعاً بے بنیاد قرار دیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرے اور میرے لڑکے کے نام صرف ایک الاٹمنٹ ہے۔ اور وہ ایک وولن مل میں ایک چوتھائی حصہ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ میرے نام کوئی الاٹمنٹ نہیں۔ چالیس یا بیالیس الاٹمنٹوں کا قصہ محض بناوٹی ہے۔

ولادت:۔ آج اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو خوبصورت فرزند عطا کیا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ نومولود کو صحت۔ زندگی اور خادم دین بننے کی توفیق ملے۔ سید محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور